سوال

(209) کمیونسٹ مرتد ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کمیونزم کا نظریہ وجود باری تعالی کے انکار پر مبنی ہے یہ نظریہ مادی حیات کا نظریہ ہے یعنی تمام مخلوقات طبعی طور پر از خود پیدا ہوئی ہیں تو کیا عالم اسلام کے وہ نوجوان جنھوں نے کمیونزم کے اف کار و نظریات کو اختیار کرلیا ہے خاص طور پر جنھوں نے ان افکار و نظریات کو عقیدہ کی حیثیت سے اختیار کرلیا ہے وہ مرتد ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

میرے سامنے یہ سوال کرے کیا سورج سورج ہے ؟ کیا رات رات ہے ؟ کیا دن دن ہے ؟ کیونکہ منکر خالق کے بارے میں کسے یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ وہ کافر نہیں ہے ؟ سابقہ ملحدوں میں سے کوئی خالق کا منکر نہیں تھا یہ انکار اس آخری دور کے ملحدوں نے کیا ہے خالق کائنات کا انکار کس طرح کیا جاسکتا ہے جب کہ اس کے وجود کے دلائل و براہین آفتاب نصف النہار سے بھی زیادہ نمایاں اور روشن ہیں دن کے ہوتے ہوئے دن کو ثابت کرنے کے لیئے بھی دلیل کی ضرورت ہو تو پھر ایسے انسان کو اور بات کس طرح ذہین نشین کرائی جا سکتی ہے الحمد اللہ : خالق کے وجود کے دلائل فطرت عقل مشاہدہ اور حس ہر طرح موجود ہیں اللہ تعالیٰ کے وجود کا تو کوئی ہٹ وھرم انسان ہی انکار کر سکتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انکار کرنے والوں کے دلوں میں بھی اس کے وجود کے بارے میں اطمینان ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون کے بارے میں جس نے خالق کا انکار کر کے خو دربوبیت کا دعوی کردیا تھا۔

وَجَحَدوا بِها وَاستَيقَنَتها أَنفُسُهُم ظُلمًا وَعُلُوًّا   ١٤ ... سورة النمل

"اورانہوں نے ظلم (بے انصافی) اور غرور سے ان کا انکار کیا لیکن ان کے دل ان کو مان چکے تھے۔"

اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے مناظرہ کرتے ہوئے کہا :

قالَ لَقَد عَلِمتَ ما أَنزَلَ هـٰؤُلاءِ إِلّا رَبُّ السَّمـٰوٰتِ وَالأَرضِ بَصائِرَ... ١٠٢ ... سورة الاسراء

یقینی طور پر تو یہ خوب جانتا ہے کہ یہ بصیرت فروز نشانیاں آسمانوں اور زمین کے پروردگار کے سوا کسی نے نازل نہیں کی ہیں۔ "جولوگ خالق کا انکار کرتے ہیں حقیقت میں وہ اپنے ہی نفسوں کا انکار کرتے ہیں کیونکہ وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے نفسوں کو خود پیدا کیا ان کی ماؤں نے بھی انہیں پیدا نہیں کیا ان کے باپوں نے بھی ان کو پیدا نہیں کیا چو تھا

اور کوئی انسان بھی نہیں جس نے انہیں پیدا کیا ہو تو اب صرف اللہ رب العالمین ہی کی ہستی رہ جاتی ہے جس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ اس نے انہیں پیدا کیا ہے جس طرح ارشاد باری تعالی ہے :

أَم خُلِقوا مِن غَيرِ شَىءٍ أَم هُمُ الخـٰلِقونَ ٣٥ ... سورة الطور

"کیا یہ کسی خالق کے بغیر خود پیدا ہوگئے ہیں ؟ یا یہ خود اپنے خالق ہیں ۔"

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ابھی تک مسلمان ہوئے تھے انہوں نے جب اس آیت کریمہ کو نبی کریم ﷺ سے سنا تو بیان کرتے ہیں کہ قریب تھا کہ میں آیت سن کر اڑنے لگتا کہ یہ خالق سبحانہ وتعالیٰ کے وجود کی قاطع اور ظاہر دلیل تھی اللہ تعالی کے منکروں سے جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا کیا ہے ؟ تو سوائے اس کے ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالی نے انہیں پیدا فرمایا ہے کیونکہ یہ قطعی بات ہے کہ آسمانوں اور زمینوں نے اپنے آپ کو خود تو پیدا نہیں کیا اور ہر موجود کے لئے ضروری ہے کہ اس کا کوئی موجد واجب الوجود بھی ہو اور وہ اللہ تعالی ہی کی ذات گرامی ہے اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مثلا یہ عظیم الشان محل جو انواع واقسام کے برقی قمقموں سے جگمگا رہا ہے یہ خود بخود بن گیا ہے تو لوگ کہیں گے کہ یہ پاگل انسان ہے کیونکہ محل خود بخود نہیں بن سکتا اگر ایک محل خود بخود نہیں بن سکتا تو یہ آسمان زمین یہ افلاک اور ستارے اور سیارے جو مرط و مستحکم نظام میں منسلک ہیں اور اپنی تخلیق کے لمحہ سے لے کر اس وقت تک اسی طرح باقی رہیں گے جب اللہ تعالی اس نظام کو ختم کرنے کا حکم دے دے گا تو یہ کس طرح خود بخود پیدا ہو سکتے ہیں میری رائے میں تو یہ امر اس قدر واضح ہے کہ اس پر کسی دلیل کے لانے کی بھی ضرورت نہیں ہے لہذا بلا شک شبہ وہ شخص فاتر العقل ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا انکار کرتا ہے وہ بے دین ہے اور کافر ہے اس کے کفر میں کوئی شک نہیں کر سکتا ۔ یہ حکم ان لوگوں پر بھی صادق آتا ہے جنہوں نے دائرہ اسلام میں زندگی بسر کرتے ہوئے کمیونزم کی تقلید کی کیونکہ اسلام تو اس کا زبردست طریقے سے انکار کرتا ہے اس فکر اور اس سوچ کا باطل ہونا کسی بھی مسلمان سے مخفی نہیں ہے اور اگر کسی سے مخفی ہے بھی تو وہ معذور نہیں ہے کیونکہ اس حقیقت کو جاننے والے ہر جگہ موجود ہیں بلکہ یہلوگ اگر خود اپنی ہی فطرت کی طرف رجوع کریں تو انہیں یقینا معلوم ہو جائے گا ان کے اس مذہب اور فکر کی کوئی بنیاد نہیں ہے ۔

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38